رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۹ صفر ۱۳۵۵ھ | یوم جمعہ | مطابق یکم مئی سنہ ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۵۱

اتحاد پارٹی کے پروگرام پر احرار کے بیہودہ اعتراضات

اتحاد پارٹی جسے صوبہ پنجاب کے جمہور مسلمانوں کے علاوہ پسماندہ اقوام اور زمینداروں کے متعلق جذبۂ ہمدردی رکھنے والے غیر مسلم راہنماؤں کی بھی تائید حاصل ہے۔ اس کے خلاف احراری ٹولی جس قسم کی حرکات کی مرتکب ہو رہی ہے وہ بے حد تعجب خیز اور مضحکہ انگیز ہیں۔ کبھی اتحاد پارٹی کو سرمایہ داروں کی جماعت کہکر اس کے خلاف بغض و کینہ کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ کبھی اس کے پروگرام کو جو غریب پسماندہ اور زمیندار طبقہ کے مفادات کی حفاظت کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ نشانۂ مسلاعن بنایا جاتا ہے۔ کبھی یہ کہکر اس کے مفید عام مقاصد پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہ وہ سرمایہ داروں اور مزدوروں اور زمینداروں۔ اور مزارعوں کی جماعت ہونے کی وجہ سے مجموعہ اضداد ہے:۔

چنانچہ احرار کے ترجمان "مجاہد" نے ۲۶ اپریل کے پرچہ میں "کیا سرمایہ داروں اور مزدوروں میں اتحاد ہو سکتا ہے؟" کے عنوان کے ماتحت اتحاد پارٹی کو مجموعہ اضداد قرار دیتے ہوئے لکھا ہے:۔ کہ

"یکم اپریل کو میاں سر فضل حسین کی قیام گاہ پر جو سیاسی کھچڑی اور آئینی پکوان پکایا گیا ہے۔ اس میں مختلف اجناس کی آمیزش موجود ہے۔ امراء۔ زمیندار۔ جاگیردار۔ کسان مزدور اور غرباء کے علاوہ عقائد و مذہب کے اختلاف کی بھی رعایت نہیں رکھی گئی۔ بلکہ ہر شخص کو بلا امتیاز دعوت تعاون دی گئی ہے۔ صرف شرط یہ ہے۔ کہ شامل ہونے والے ارکان کو پارٹی کے مرتبہ پروگرام سے اتفاق ہو"

آگے چل کر لکھا ہے:۔

"کیا زمینداروں اور مزارعین اور سرمایہ داروں اور مزدوروں کا اجتماع مجموعہ اضداد کی حیثیت نہیں رکھتا۔ تاریخ انسانی کے ایک ایک ورق کا نہایت حزم و احتیاط کے ساتھ مطالعہ کر کے پھر ہمیں بتایا جائے۔ کہ کیا دنیا کی تاریخ میں کوئی ایسی مثال موجود ہے جس میں سرمایہ دار اور مزدور۔ زمیندار اور مزارع آگ اور پانی۔ شیر اور بکری کو یکجا دیکھا گیا ہے"

اس کے بعد میاں سر فضل حسین کے متعلق لکھا ہے۔ ان کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وہ "سرمایہ دار اور مزدور کو ایک سطح پر لے آئیں اس کے ساتھ ہی جاگیردار اور مزارعہ میں کوئی حدِ فاصل باقی نہ رہے"

اس کے متعلق گزارش ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کو مجموعہ اضداد کہنا انتہا درجہ کی حماقت ہے۔ کیونکہ جو لوگ کسی ایک مقصد کو مدنظر رکھ کر ایک نقطہ پر جمع ہو جائیں۔ پھر انہیں مجموعہ اضداد نہیں کہا جا سکتا۔ اتحاد پارٹی کے لائحہ عمل میں یہ بات داخل ہے کہ ہر طبقہ کے جائز اور مناسب حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔ سرمایہ داروں۔ بڑے بڑے زمینداروں۔ اور متمول لوگوں کو جائز طور پر جن حقوق کے حصول کا حق پہونچتا ہے انہیں ان سے ہرگز محروم نہیں رکھا جائیگا لیکن انہیں اس بات کی بھی ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ کہ وہ عامۃ الناس کے حقوق غصب کرنے کی جرأت کریں۔

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اتحاد پارٹی کے پیش نظر ہر طبقہ کے لوگوں کے جائز حقوق کی حفاظت ہے۔ وہ سرمایہ داروں کو مزدوروں اور زمینداروں پر دست درازی کرنے سے روکے گی۔ اور مزدوروں کو سرمایہ داروں کے خلاف فتنہ و فساد برپا کرنے سے باز رکھیگی۔ اس کے سوائے پارٹی نے اس امر کا ہرگز دعوےٰ نہیں کیا کہ وہ سرمایہ داروں کی دولت اور زمینداروں کی زمینیں چھین کر مزدوروں اور غریبوں کے حوالہ کر دے گی۔ وہ مزدوروں۔ مزارعین۔ غرباء اور پسماندہ طبقہ کی ہر ممکن امداد کرے گی۔ لیکن سرمایہ داروں۔ اور بڑے بڑے زمینداروں کے جائز حقوق غصب کر کے نہیں۔ بلکہ ہر ایک کو اس کا جائز حق دلا کر۔

چنانچہ اس پارٹی کے لیڈر میاں سر فضل حسین صاحب نے پارٹی کے مقاصد اور پروگرام کے متعلق جو تقریر کی۔ اس میں بتایا کہ "ہم اشتراکیت پسند ہونے کا دعوےٰ نہیں کرتے۔ لیکن ہماری خواہش ہے۔ کہ عوام کی زندگی کا معیار بلند کیا جائے۔ ہم دولت مندوں کو مشورہ دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی ذمہ واری کا احساس کریں۔ کیونکہ خود غرضانہ اور حریصانہ سرمایہ پرستی خود اپنی راہ میں ہلاکت آفرین گڑھے کھودتی ہے"

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اتحاد پارٹی یہ مقصد لے کر اٹھی ہے کہ نہ سرمایہ دار عوام کے حقوق غصب کریں۔ اور نہ عامۃ الناس سرمایہ داروں کے جائز حقوق پر چھاپہ ماریں۔ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے کہ ہر ایک کو اس کے جائز حقوق ملنے چاہئیں۔ اسلام جہاں ایک طرف سرمایہ دار کو یہ ہدایت دیتا ہے۔ کہ مزدور کو اس کی مزدوری کا پورا پورا حق ادا کرو۔ وہاں مزدور کو بھی یہ تلقین کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اپنی حدود کے اندر رہے۔ اور سرمایہ دار کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے لئے فتنہ آرائی نہ کرے۔ اور یہی وہ زریں اصل ہے جس پر چل کر سرمایہ دار اور مزدور۔ امیر اور غریب۔ آقا اور ملازم۔ افسر اور ماتحت کے درمیان صحیح اتحاد اور تعاون قائم ہو سکتا ہے:۔

جہاں تک اتحاد پارٹی کے پروگرام کا تعلق ہے اس کی بنیاد اسی اصل پر رکھی گئی ہے۔ ایسی صورت میں احرار کا یہ کہنا۔ کہ یہ مجموعہ اضداد ہے۔ اور اس کی بنیاد ہی نادرست ہے عقل و سمجھ سے کورے ہونے کا ثبوت پیش کرنے کے علاوہ تعلیم اسلام سے متعلق جاہلِ مطلق ہونا بھی ثابت کرتا ہے۔ اور احرار کی اس کودن باطنی پر جس قدر ماتم کیا جائے۔ کم ہے:۔

"ترجمان احرار" نے پنجاب کی اتحاد پارٹی کے متعلق جس معقولیت سے کام لیا ہے۔ اس کا اندازہ اسی سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اس خالصۃً سیاسی پارٹی کے متعلق تو یہ کہا ہے کہ "اس میں عقائد و مذہب کے اختلاف کی بھی رعایت نہیں رکھی گئی۔ ہر شخص کو بلا امتیاز دعوت تعاون دی گئی ہے۔ صرف شرط یہ ہے۔ کہ شامل ہونے والے ارکان کو پارٹی کے مرتبہ پروگرام سے اتفاق ہو" لیکن اپنی یہ حالت ہے۔ کہ باوجود ایک مذہبی پارٹی کہلانے کے اور باوجود اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پیش کرنے کا دعویٰ رکھنے کے مجلس احرار کے ارکان کے عقائد میں زمین و آسمان کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جن فرقوں سے وہ متعلق ہیں۔ وہ ایک دوسرے کو کھلم کھلا کافر قرار دے چکے ہیں۔ گویا مجلس احرار مرکب ہے۔ ان لوگوں سے جن کے عقائد ایک دوسرے کے بالکل خلاف ہیں۔ اور اس بات کا خود ان کو بھی اعتراف ہے چنانچہ "ترجمان احرار مجاہد" اپنے ۲۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں اعلان کر چکا ہے۔ کہ

"مجاہد جماعت احرار کا ترجمان ہے۔ اور جماعت احرار امت مسلمہ کے مختلف فرقوں کا مجموعہ ہے۔ اس میں شیعہ۔ سنی حنفی۔ شافعی مالکی۔ حنبلی۔ وہابی۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ چشتی قادری۔ سہروردی سب شامل ہیں"۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر مجلس احرار مذہبی جماعت کہلاتی ہوئی اور اپنی زندگی کا اصل مقصد اسلام کی حفاظت و اشاعت قرار دیتی ہوئی عقائد و مذہب کے اختلاف کی بھی رعایت نہیں رکھتی۔ تو وہ کس مونہہ سے ایک ایسی پارٹی پر اعتراض کرتی ہے جو بالکل سیاسی ہے۔ اور سیاسیات میں کسی بات پر اتحاد کے لئے عقائد قطعاً روک نہیں بن سکتے۔

خطیب صاحبان جماعت احمدیہ کو یاددہانی

آپ کو یاد ہوگا۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک گزشتہ خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ وقتاً فوقتاً خطبات جمعہ تحریک جدید کے مطالبات کی یاددہانی کے متعلق دیئے جائیں۔ اب آپ کی یاددہانی کے لئے گزارش ہے۔ کہ آئندہ خطبات جمعہ میں مطالبہ نمبر ۹ و نمبر ۱۵ و نمبر ۱۹ کی طرف خاص طور پر توجہ دلائیں۔ جن دوستوں کے پاس انیس مطالبات کی کاپی نہ ہو۔ وہ دفتر تحریک جدید سے طلب فرمائیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

نقصان سے بچنے کے لئے سہ ماہی یا ششماہی کی بجائے سالانہ قیمت داخل کیجئے

مئی کے پہلے ہفتہ میں جن دوستوں کو وی۔ پی کئے جائیں گے۔ ان کے اسماء گرامی ۲۸ اپریل کے پرچہ میں شائع کئے جا چکے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ یہ وی۔ پی حسب ذیل شرح چندہ کے مطابق ہوں گے۔

سالانہ۔ پندرہ روپے۔ ششماہی آٹھ روپے۔ سہ ماہی چار روپے آٹھ آنے

جو دوست اضافہ قیمت سے بچنا چاہتے ہوں۔ وہ سالانہ قیمت بھجوا دیں۔ یا اس کے لئے وی۔ پی کی اجازت پانچ مئی تک دفتر ہذا میں بھیجدیں۔ ورنہ جتنے عرصہ کے لئے وہ پہلے وی۔ پی وصول کیا کرتے ہیں۔ اتنے عرصہ کے لئے مندرجہ بالا شرح سے چندہ کی وصولی کے لئے وی۔ پی کیا جائے گا۔ (مینیجر)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں

الفضل کے خاص نامہ نگار کا تار

لاہور ۲۹ اپریل۔ کل حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے بارہ بجے بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے اور شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی امیر جماعت احمدیہ کی کوٹھی واقعہ ٹمپل روڈ میں فروکش ہوئے۔ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل دن کے بقیہ حصہ میں حضور نے متعدد معزز اصحاب کو شرف باریابی بخشا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں احمدیہ ہوسٹل میں پڑھیں۔ آج بھی دن بھر حضور نے احمدی و غیر احمدی معززین اور نمائندگان پریس اور متلاشیان حق و صداقت کو شرف ملاقات بخشا۔

ضلع ڈیرہ غازیخان میں کامیاب مناظرہ

تونسہ ۲۸ اپریل۔ مولوی محمد خان صاحب سیکرٹری تبلیغ تونسہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ ۲۷ اپریل کو ہیرو شرقی۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں میں آٹھ گھنٹہ کے قریب نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ مناظرہ سننے کے لئے کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ احمدیوں کی طرف سے مولانا ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مناظر تھے۔ اور غیر احمدیوں کی طرف سے لال حسین۔ دوسرے دن قواعد کے مطابق غیر احمدیوں سے مباہلہ کیا گیا۔ جس کی تفصیلات بعد میں ارسال کی جائیں گی۔ علاوہ ازیں بستی بزدار میں جلسہ منعقد کیا گیا جس میں مولوی محمد شریف صاحب۔ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر اور سردار امیر محمد خان صاحب نے تقریریں کیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۷ اپریل سے ۲۹ اپریل ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
	دستی بیعت		۶	مسماۃ بہشت بی بی صاحبہ	ضلع سرگودھا	۱۳	چودھری کمال الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۱	جلال بی بی صاحبہ	ضلع سیالکوٹ	۷	محمد یوسف صاحب	ضلع سیالکوٹ	۱۴	نظام الدین خان صاحب	ضلع سیالکوٹ
۲	خورشید بیگم صاحبہ	ضلع گورداسپور	۸	برکت بی بی صاحبہ	"	۱۵	محمد بابا صاحب	ریاست کشمیر
۳	زبیدہ بیگم صاحبہ	نیروبی افریقہ	۹	سکینہ بی بی صاحبہ	"	۱۶	محمد بشیر احمد صاحب	ضلع گجرات
۴	سعیدہ بیگم صاحبہ	"	۱۰	صوبیدار فتح الدین صاحب	ضلع جہلم	۱۷	سکندر بیگ صاحب	ضلع گوجرانوالہ
	تحریری بیعت		۱۱	عبدالمجید صاحب	ضلع گورداسپور	۱۸	عالم خاتون صاحبہ	ضلع ڈیرہ غازیخان
۵	محمد شریف صاحب	ضلع سیالکوٹ	۱۲	چودھری جلال الدین صاحب	"	۱۹	حبیب احمد صاحب	حیدر آباد دکن

درخواست ہائے دعا

غلام رسول صاحب ٹیلر قادیان اپنی بھاوجہ اور ہمشیرہ کی صحت کے لئے۔ عبدالرزاق صاحب شاکر قادیان شیخ محمد عبداللہ صاحب بنگوالی کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ سید اعجاز احمد صاحب بنگالی امتحان مولوی فاضل میں کامیابی کے لئے۔ اللہ رکھا صاحب بنگالی قادیان اپنی دینی تعلیم میں ترقی کے لئے۔ برادر بشارت احمد صاحب قادیان اپنے بھائی بشیر احمد صاحب کی لڑکی کی صحت اور اپنی ہمشیرہ کی صحت کے لئے۔

محمد حسین صاحب کلانہ اپنی مشکلات کے ازالہ اور اپنے لڑکے بشیر احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ احباب ان تمام کے لئے خلوص دل سے دعا فرمائیں۔

مسیحِ اوّل کا انکار کرنیوالوں کی عبرتناک حالت
اور
مسیحِ ثانی کے منکرین کے لئے سبق

دیوار گریہ اور مسجد اقصیٰ

حال ہی میں مجھے بیت المقدس، بیت لحم اور خلیل کا سفر کرنا پڑا۔ مسجد اقصیٰ واقعہ بیت المقدس جو کسی زمانہ میں انبیاء علیہم السلام کی عبادت گاہ رہ چکی ہے۔ آج کل درویشوں اور مجاوروں کا مسکن بنی ہوئی ہے۔ اور یہاں جو حالت قابل ذکر ہے وہ یہ کہ کسی نہ کسی حیلہ و بہانہ سے مٹھی گرم کرنے کے خوب ماہر ہیں۔ یہاں کے رہنے والے مسلمانوں کے اندر یہودہ ہمیں تبرکوں کے سلسلوں کی نشان دہی کرتے ہیں۔ خدا جانے کہاں تک صحیح ہے۔ ہم نے اس بابرکت مقام عبادت میں دو رکعت نماز ادا کی۔ اور خدائے واحد کے حضور سربسجود ہو کر دعائیں کیں۔ کہ اے خدا۔ اے قادر خدا۔ ایک دفعہ پھر اپنے اس پاک مسیح کی حقیقی شان قائم کر۔ اور ان بے سروپا قصوں سے پاک کر دے۔ جو اس کے نادان دوست بڑے فخر سے اس کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ہمیں ایک مقام دکھایا گیا۔ اور بیان کیا گیا کہ یہاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے جن قید کر رکھے ہیں۔ جو آج تک اس جبل میں پڑے ہیں۔ اسی طرح کئی بے ہودہ کہانیاں بنا رکھی ہیں۔

یہاں ایک عبرت انگیز نظارہ دیکھنے میں آیا۔ جس کا تصور کر کے بھی جسم کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کچھ لوگ نظر آئے۔ جو کتابیں ہاتھوں میں لئے کبھی آسمان کی طرف نگاہ کرتے۔ اور کبھی دیوار کے ساتھ سر پھوڑنے کی کوشش کرتے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ یہ بدقسمت یہودی ہیں۔ جو اس دیوار کے پاس کھڑے ہو کر روتے۔ چیختے۔ اور چلاتے ہوئے ایلیاہ کو بلاتے ہیں۔ جن کے متعلق ان کا خیال ہے کہ وہ زندہ بجسم عنصری آسمان پر جا بیٹھا۔ اور اب اس کا دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے مگر مسیح علیہ السلام نے ان کے اس خیال کی تغلیط کی۔ اور بتایا کہ آنے والے ایلیا سے مراد یوحنا ہے۔ اور کوئی آسمان پر نہیں گیا سوائے اس کے جو آسمان سے آیا ہو۔ مگر یہود نے کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اپنی ضد پر قائم رہے۔ اور مسیح علیہ السلام کے اس صریح فیصلہ کو پس پشت ڈال دیا۔ اور کہا۔ ہم نے خود یوحنا سے پوچھا تھا۔ تو کون ہے۔ آیا آنے والا ایلیا یا مسیح یا وہ نبی کیونکہ ہمیں ان تینوں نبیوں کی آمد کا وعدہ دیا گیا ہے۔ سو بتا ان میں سے تو کون ہے۔ یوحنا نے کہا۔ سو میں نہ ایلیاہ ہوں۔ نہ مسیح۔ اور نہ وہ نبی۔ بلکہ جنگل میں پکارنے والے کی صدا ہوں۔ (یوحنا ۱: ۱۹-۲۳) جب مدعی خاموش ہے۔ تو ہم کیونکر مان لیں کہ وہ مثیل ایلیاہ تھا۔ یہود کے اس انکار کا نتیجہ میرے سامنے تھا۔ وہ فریاد کناں تھے۔ مگر ان کا کوئی فریاد رس نہ تھا۔ سر پھوڑتے تھے۔ مگر بیکار۔ وہ ایلیاہ کی آمد کے بے سود انتظار کھینچ رہے ہیں۔ اور مسیح صادق کو قبول نہ کر سکے۔ سرور دو عالم حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی سے محروم رہے۔ اور بالآخر دربار خداوندی سے ضربت علیهم الذلة والمسكنة وباؤا بغضب من الله کی ابدی لعنت میں گرفتار ہو گئے۔ عبرت۔ عبرت!!

میں یہ دردانگیز نظارہ دیکھ ہی رہا تھا۔ کہ خیال آیا۔ آج کل کے مسلمان بھی تو آسمان سے ہی مسیح کی آمد ثانی کے قائل ہیں۔ کہیں ان کا بھی یہی حال نہ ہو۔ بلکہ ان سے بھی بدتر۔ کیونکہ (۱) یہود کے سامنے کسی کی آمد ثانی کی مثال نہ تھی (۲) مثیل ایلیاہ یعنی یوحنا اپنا مثیل ایلیاہ ہونا تسلیم نہیں کرتے (۳) مسیح تو یوحنا کے لئے ایک شاہد تھا۔ لہذا جب مدعی خود خاموش ہو۔ تو شاہد کی گواہی کا وزن معلوم۔ (۴) مسیح علیہ السلام نے اپنے قول کی تائید میں کوئی دلیل نہیں دی (۵) انجام یہ کہ یہود نے مسیح علیہ السلام کو صلیب پر چڑھا دیا۔ اور اس طرح بزعم خود مسیح علیہ السلام کا کذب پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا (نعوذ باللہ) مگر فی زمانہ مسلمانان تو کوئی عذر نہیں کر سکتے۔ (۱) ایلیاہ کی آمد ثانی کے بارہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کا فیصلہ ان کے سامنے موجود ہے (۲) مثیل مسیح ببانگ بلند اعلان کرتا ہے:۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(۳) آئمہ سلف نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ مسیح کی آمد ثانی کسی مثیل کے رنگ میں ہوگی۔ چنانچہ حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں:۔

"وجب نزوله فی آخر الزمان بتعلقه ببدن آخر" یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی بعثت ثانیہ مثیل اور بروز کے رنگ میں ہوگی (تفسیر عرائس البیان) (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علاوہ بیسیوں عقلی و نقلی دلائل دینے کے قرآن مجید سے وفات مسیح ناصری اور اپنی صداقت نہایت ہی واضح طور پر ثابت کر دی ہے۔ اپنی صداقت کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

(۵) ابنائے زمانہ نے ہر چند چاہا۔ کہ آپ کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں۔ قید و بند کی تدبیریں کیں۔ قتل کے منصوبے کئے۔ مگر جسے "اللہ رکھے اسے کون چکھے" آپ فرماتے ہیں:۔

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

غرض ہر رنگ میں آپ نے مخالفین پر اتمام حجت کر دی۔ مگر افسوس۔ وہ اس ضد پر قائم رہے۔ کہ ہمارا مسیح تو آسمان ہی سے آئے گا۔ اس کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

سر کو پیٹو آسماں سے اب کوئی آتا نہیں
عمر دنیا سے بھی اب ہے آ گیا ہفتم ہزار

یہ آواز کوئی معمولی آواز نہیں۔ مرسل ربانی کا کلام ہے۔ آمد مسیح کی زحمت انتظار کھینچنے والو! آنے والا آ چکا۔ اسے قبول کرو۔ اور سعادت دارین کے وارث بنو ورنہ وہ دن دور نہیں۔ جب "دیوار گریہ" کے دوسری طرف تم بھی بصورت فغاں ہو گے۔ مگر کوئی شنوا نہ ہوگا:۔

"کنیسۃ القیامت" اور قبر پرستی

بیت المقدس میں ایک گرجا ہے جسے "کنیسۃ القیامت" کہتے ہیں۔ اور اسی کے اندر وہ سب مقامات نشان زدہ موجود ہیں۔ جہاں پر حضرت مسیح علیہ السلام کو قید کیا گیا۔ کوڑے لگائے گئے۔ دار پر کھینچا گیا۔ اور پھر قبر میں رکھا گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔ مرد و زن چھوٹے۔ بڑے۔ غرض ہر طبقے کے لوگ اس کی زیارت کرتے ہیں۔ قبر پر سجدہ کرتے ہیں۔ اسے چومتے ہیں۔ اور چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ عیسائیوں کے دعوئے توحید پرستی کی حقیقت خوب آشکار ہوتی ہے۔ لطیفہ یہ ہے کہ اس گرجا کے مجاور اور چڑھاوے وصول کرنے والے مسلمان ہیں:۔

یہ بھی مقام عبرت ہے۔ کہ دنیا میں کسی قوم کا معبد ان کے قبضہ میں نہیں ہے صرف مکہ مکرمہ ہے۔ جو ابتداء سے آج تک مسلمانوں کے قبضے میں چلا آتا ہے۔ مگر عیسائیوں کی قسمت دیکھئے۔ ان کا وہ متبرک مقام جو ان کے کفارہ کا باعث ہوا۔ وہ بھی ان کے قبضہ میں نہیں۔ عبرت! عبرت!! یہ بھی صداقت اسلام کا ایک زندہ معجزہ ہے۔ کاش مخالفین چشم بصیرت سے غور کریں:۔

خلیل بھی ایک تاریخی مقام ہے۔ یہاں کہا جاتا ہے۔ کہ لاتعداد انبیاء کی قبریں ہیں۔ چند انبیاء کی قبروں کی نشان دہی بھی کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے۔ یہاں پر تو مجاورین اور بھک منگے میلوں تک زائرین کا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اور کچھ لئے بغیر نہیں ٹلتے:۔

خاکسار محمد سلیم مبشر بلاد عربیہ حیفا فلسطین

ایک دھوکہ باز سے بچو!!

معلوم ہوا ہے۔ کہ کوئی لڑکا سلطان نام قادیان میں کئی ایک دوکانوں اور گھروں سے کرسیاں اور بعض دیگر اشیاء یہ کہہ کر لے گیا ہے۔ کہ مفتی صاحب نے منگوائی ہیں۔ حالانکہ نہ میں نے اور نہ برادرم مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے وہ اشیاء منگوائیں۔ اب وہ لڑکا روپوش ہے اس واسطے لکھا جاتا ہے۔ کہ دوکاندار و دیگر احباب احتیاط کریں۔ اس لڑکے کا اگر کسی کو پتہ لگے۔ تو اسے حوالہ پولیس کیا جائے۔ مفتی محمد صادق:۔

سر ظفر اللہ خاں اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ

روزنامہ ہمدم لکھنؤ نے اپنے ۲۵ر اپریل کے پرچہ میں حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے:۔

پنجاب کے بعض اخبارات نے احمدی جماعت کی مخالفت کے جوش میں حضور نظام پر سخت اعتراضات کئے ہیں۔ کہ ہز اگزالٹڈ ہائی نس نے سر ظفر اللہ خاں کو مسلم یونیورسٹی کی مجلس عاملہ کا ممبر کیوں نامزد کیا۔ اعتراض کی وجہ یہ ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خاں احمدی ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ احمدی جماعت کی نسبت ہمارے جو خیالات ہیں۔ ان سے ہمارے ناظرین خوب واقف ہیں۔ مگر ہمارا یہ مستحکم عقیدہ ہے کہ سیاسیات کو مذہب سے کوئی واسطہ نہیں اور اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے کوئی شخص قومی خدمت کے نااہل قرار دیا جائے۔ تو پھر مسلمانوں کے جتنے نامور لیڈر ہیں۔ ان سب کو منصب قیادت سے علیحدہ کرنا پڑے گا۔ کیونکہ جو نظریہ مجاہد اور زمیندار نے قائم کیا ہے۔ اس کے لحاظ سے تو نہ مسٹر جناح کو مسلمانوں کی نمائندگی اور خدمت کا حق مل سکتا ہے۔ نہ سر آغا خاں کو بلکہ اس نظریہ کو اگر ذرا وسعت دی جائے۔ تو پھر نہ راجہ صاحب سلیم پور ہمارے نمائندے ہو سکتے ہیں۔ اور نہ مسٹر علی ظہیر۔ کیونکہ ان کا مذہب ان دونوں کے مذہب سے جداگانہ ہے۔ جنہوں نے ان کو نمائندہ منتخب کیا ہے۔

سر ظفر اللہ خاں اور پنڈت جواہر لال

ہم کو بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ ایک طرف تو ہمارے علماء غیر مسلموں کو ان کی ملکی خدمات کی وجہ سے سر آنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔ دوسری طرف ان لوگوں کو جو رسول آخر الزمان کو مانتے۔ قرآن پر ایمان رکھتے۔ اور پابند صوم وصلوٰۃ ہیں۔ بعض اختلافات عقائد کی وجہ سے قومی خدمت کے قابل نہیں سمجھتے۔ سر ظفر اللہ خاں نماز پڑھتے ہیں۔ روزہ رکھتے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں۔ پیغمبر آخر الزمان پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ پھر وہ کس بناء پر دائرہ اسلام سے خارج سمجھے جاتے ہیں۔ اور بفرض محال وہ دائرہ اسلام سے خارج بھی ہوں۔ تو ان کو مسلمانوں کی خدمت سے کیوں محروم رکھا جائے۔ جبکہ مسٹر جناح اور سر آغا خاں کو مسلمانوں کی قیادت کا طرۂ تفاخر بالاتفاق عطا کیا جاتا ہے۔ جو نہ روزہ رکھیں نہ نماز پڑھیں۔ نہ ہمارے قرآن کریم کو مانیں۔ نہ پیغمبر صاحب پر ایمان لائیں۔ تو سر ظفر اللہ جیسے پابند صوم وصلوٰۃ کو کیوں مسلم یونیورسٹی کورٹ کی ممبری کے نااہل قرار دیا جائے۔ سر ظفر اللہ پنجاب کے قابل ترین افراد میں سے ہیں اور راؤنڈ ٹیبل کانفرنس میں انہوں نے جس قابلیت اور دلسوزی سے مسلم حقوق کے تحفظ کی کوشش کی۔ اس کا ان کو یہ صلہ تو نہ ملنا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کے کسی جلسہ کی شرکت کے ناقابل قرار دے دیئے جائیں۔

خذ ما صفا ودع ما کدر

اگر کسی مذہبی مسئلہ میں وہ کوئی رائے ظاہر کریں۔ تو بے شک وہ نہ قبول کی جائے۔ اگر وہ کسی اسلامی معاملہ میں فتوے دیں۔ تو بے شک وہ رد کر دیا جائے۔ اگر وہ شرع محمدی کی کوئی تفسیر کریں۔ تو بے شک اس پر عمل نہ کیا جائے۔ لیکن سیاسی معاملات میں ان کی رائے کیوں نہ قبول کی جائے۔ اور ان کو قوم کی خدمت کا موقعہ کیوں نہ دیا جائے۔ اگر مولانا قطب الملت کانگرس کے صدر پنڈت جواہر لال کو فرنگی محل میں دعوت دے سکتے اور ہمارے علماء ان کے جلو میں چل سکتے ہیں اگر اکابر اسلام مسٹر جناح اور سر آغا خاں کو اپنا پیشوا بنا سکتے ہیں۔ اگر سنی مسلمان راجہ صاحب سلیم پور اور مسٹر علی ظہیر کو اپنا نمائندہ بنا سکتے ہیں۔ تو سر ظفر اللہ خاں کو قومی خدمت سے کیوں محروم رکھا جائے۔ یہ رائے ہم اس وجہ سے نہیں دیتے۔ کہ سر ظفر اللہ آج گورنمنٹ آف انڈیا کی ممبری کے منصب جلیلہ پر فائز ہیں۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ جب سر ظفر اللہ مسلم لیگ کے اجلاس دہلی کے صدر بنائے گئے اور بعض مسلمانوں نے ان کی مخالفت کی۔ تو ہم نے اس سے زیادہ زور دار الفاظ میں احتجاج کیا تھا۔ اور سر ظفر اللہ خاں کے مخالفین کی تنگ نظری پر افسوس ظاہر کیا تھا۔ ان کے مذہبی معتقدات پر بے شک اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کی قومی خدمت پر کون حرف لا سکتا ہے۔

سر ظفر اللہ کی قومی خدمات

کیا کسی شخص کو اس سے انکار ہو سکتا ہے۔ کہ سر ظفر اللہ خاں نے گول میز کانفرنس کے مسلم وفد کی نہایت قابل قدر رہنمائی و استعانت کی۔ کیا کوئی شخص ان کی قومی خدمات سے انکار کر سکتا ہے۔ یا بہ حیثیت رکن حکومت ہند وہ حق بحقدار پہنچانے کی جو سعی بلیغ فرما رہے ہیں۔ اس سے چشم پوشی کی جا سکتی ہے۔ ریلوے ڈیپارٹمنٹ مسلم عنصر سے خالی تھا۔ مسلمان وائسرائے کے پاس فریادی ہوئے۔ ممبر انچارج کے پاس روئے دھوئے مگر کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ سر ظفر اللہ نے ریلوے ڈیپارٹمنٹ کا چارج لینے کے ساتھ ہی مسلمانوں کی حق رسانی کی کوشش شروع کی۔ اور محض ان کی توجہ کا نتیجہ ہے کہ ریلوے ڈیپارٹمنٹ مسلمانوں کی تلافیٔ حق پر مجبور ہوا ہے۔ ذرا جدید تقرریوں کی فہرست اٹھا کر دیکھو۔ اس میں کوئی بھی قادیانی ہے۔ یا بحیثیت صدر مسلم لیگ۔ رکن گول میز کانفرنس انہوں نے مسلمانوں کی جو خدمت کی۔ اس کا فائدہ احمدی جماعت کو پہنچا۔ اگر ایسا نہیں۔ اور انہوں نے عام اہل اسلام کی خدمت کی ہے تو کیا مسلمانوں کو یہ احسان فراموشی زیبا ہے اور یہ روا ہے۔ کہ ان کو خدمت قوم سے محروم کر دیا جائے۔

مسلم نمائندگی

اس وقت سر ظفر اللہ گورنمنٹ آف انڈیا میں مسلمانوں کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ اور بتیس دانتوں کے بیچ میں ایک زبان ہیں۔ ہندو ارکان گورنمنٹ آف انڈیا برملا کہتے ہیں۔ کہ مسلمان ان کو اپنا لیڈر نہیں مانتے۔ لہذا ان کو مسلمانوں کی وکالت اور اسلامی حقوق کی حفاظت کا کوئی حق نہیں۔ وہ مسلم حقوق کے لئے لڑتے جھگڑتے ہیں۔ تو اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ جب مسلمان ان کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔ تو ان کو مسلمانوں کی حمایت کا کیا حق ہے۔ اور بدقسمتی دیکھیے کہ خود مسلمان اپنی ناعاقبت اندیشی سے ان کے ہاتھ مضبوط کرنے کی بجائے ان کو کمزور کر رہے ہیں اور اس بات کے درپے ہیں۔ کہ مسلمانوں کی آواز کاخ حکومت تک پہونچ ہی نہ سکے اور مسلم نقطۂ نظر گورنمنٹ آف انڈیا پر واضح نہ ہو۔ اور ہو تو مجاہد یا زمیندار کے ذریعہ ہو جائے۔

ہمارے خیال میں تو اس سے بڑھ کر جہالت اور مصلحت ناشناسی نہیں ہو سکتی۔ کہ ایک مسلمان جو ہندوستان کے کابینہ وزارت میں داخل ہے۔ اس کو قومی خدمت کا موقعہ نہ دیا جائے۔ اور اندھا دھند مخالفت سے اس کی پوزیشن کو کمزور کر دیا جائے۔

سر ظفر اللہ کی مسافر نوازی

سر ظفر اللہ ہندوستانی مسافروں کی راحت رسانی کی جو کوشش کر رہے ہیں۔ اس سے کون ناواقف ہے۔ کس ریلوے ممبر نے تھرڈ کلاس میں سفر کیا۔ اور کس مسلمان نے ریلوے ڈیپارٹمنٹ پر اس طرح قابو پایا۔ جس طرح سر ظفر اللہ نے حاصل کیا۔ لیکن مسلمان سر جوزف بھور ایک عیسائی ممبر کے شکرگزار اور ثنا خواں ہو سکتے ہیں۔ مگر ایک ممبر کی خدمات جلیلہ کی اس لئے قدر نہیں کرتے۔ کہ قادیانی ہے۔ ہم کو کوئی اچھا کہے یا برا مگر ہم سے یہ تو نہیں ہو سکتا۔ کہ اچھے کو اچھا نہ کہیں۔ اور محض اختلاف عقائد کی وجہ سے اس کو برا کہنے لگیں۔ اور اس کی تمام قومی خدمات پر خاک ڈالدیں۔ مذہب کا تعلق تو خدا اور اس کے بندہ کے درمیان ہے۔ اگر ظفر اللہ خاں گمراہ ہیں۔ تو اس کا محاسبہ کرنے والا خداوند عالم ہے۔ یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ کوئی مسلمان ہونے کا دعوے کرے۔ تو یہ نہ کہو۔ کہ تو مسلمان نہیں۔ پھر ہم کیوں سر ظفر اللہ کے مذہبی معتقدات پر اعتراض کریں۔ اور اختلاف عقائد کی وجہ سے ان کو قومی خدمت کے ناقابل قرار دیں ۔ اگر وہ غلط راستہ پر چل رہے ہیں۔ تو خدا ان سے مواخذہ کرے گا ہم کیوں ان کی قومی خدمات پر خاک ڈالیں۔ اور ان کے جذبۂ اسلامی کو سرد کریں۔ کل یعمل علی شاکلته فربکم اعلم بمن هو اهدى سبيلا۔

(الفضل) یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ احرار کی اس قسم کی فتنہ انگیزیوں کو ہندوستان کے ہر حصہ کا معقول طبقہ نہایت نفرت سے دیکھتا ہے۔ اور صفائی کے ساتھ اس کا اظہار کر رہا ہے۔

سیکرٹری صاحب سناتن دھرم سبھا بٹالہ کا چیلنج منظور

سیکرٹری صاحب سناتن دھرم سبھا بٹالہ نے اپنی نافہمی کی وجہ سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو حضرت کرشن جی کی توہین کا مرتکب قرار دیتے ہوئے مناظرہ کا چیلنج دیا ہے۔ اس چیلنج اور اہلحدیثوں کے اعتراضات کے جواب دینے کے لئے جماعت احمدیہ بٹالہ نے ۲۶ اپریل ۳۶ء اتوار کی رات کو اندرون دروازہ ٹھٹھیاری پختہ تھڑہ کھلے زمیاں پر ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ مگر اس دن چونکہ اہلحدیثوں کا جلسہ بھی نزدیک ہی ہو رہا تھا۔ اس بناء پر پولیس نے نقص امن کے بے بنیاد خطرہ کی آڑ میں جماعت احمدیہ بٹالہ کو جلسہ کرنے سے حکماً روک دیا تھا۔ اس لئے اب بذریعہ اخبار ہم سیکرٹری صاحب سناتن دھرم سبھا بٹالہ کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ بٹالہ ان سے مناظرہ کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ و تیار ہے۔ پبلک پر خود روشن ہو جائے گا۔ کہ حضرت کرشن جی کی توہین حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریرات اور احمدیہ عقائد سے ہوتی ہے۔ یا سناتن دھرمیوں کے عقاید و تحریرات سے؟ ہم مساوی الحقوق ہر معقول شرط ماننے کے لئے بسر و چشم حاضر ہیں۔ اس سے قبل پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ بٹالہ زبانی بھی سیکرٹری صاحب پر واضح کر چکے ہیں۔ کہ ہم ان سے تبادلہ خیالات کے لئے ہر وقت حاضر ہیں۔

ہاں اگر سناتن دھرم سبھا بٹالہ اپنی طرف سے مناظرہ کے لئے سوامی شنکر اچاریہ یا پنڈت مدن موہن مالویہ جیسے مقتدر اور با اثر لیڈر کو مناظرہ کے لئے آمادہ کر لیں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ ان کے چیلنج کو بذات خود منظور کرنے میں بھی دریغ نہ فرمائیں گے۔ سیکرٹری صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر انہیں اپنے کسی ذمہ وار لیڈر کو آمادہ کرنے میں دشواری یا دیر ہو۔ تو اپنے علمبرداروں پر جماعت احمدیہ بٹالہ سے تبادلہ خیالات کر لیں۔ ورنہ ان کا چیلنج محض دکھاوا اور نمائش متصور ہوگا۔

امید ہے۔ سالگ رام صاحب عطار کی بھی پوری تسلی ہو جائے گی۔ جس نے کسی کے بہکانے پر ایک جھوٹا اشتہار شائع کرنے کے بعد بے علمی اور غلطی کا اعتراف کیا۔

(خاکسار سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بٹالہ)

جمعیت علمائے احناف ملتان کا مناظرہ سے کھلا فرار

جمعیت علمائے احناف ملتان نے اپنے سالانہ جلسہ کے اشتہار میں جماعت احمدیہ ملتان کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔ جسے منظور کر لیا گیا۔ اور ۲۴ اپریل کی شام اور ۲۵ اپریل کی صبح کو فریقین کے نمائندگان نے شرائط طے کیں۔ صرف تقسیم وقت کا تصفیہ باقی رہ گیا۔ جو لال حسین اختر کے کہنے پر مسلسل چھ گھنٹے تجویز ہوا۔ لیکن جب ہم نے لکھا۔ کہ ہم کس وقت اپنے مناظر کو لے کر جلسہ گاہ میں پہونچ جائیں۔ تو باوجود تین رقعے بھیجنے کے کوئی جواب نہ آیا۔ اور ان کا مناظر لال حسین اختر اسی روز بھاگ گیا باوجودیکہ ابھی دو دن جلسہ کے باقی تھے۔ آخر جماعت احمدیہ ملتان نے بذریعہ اشتہار یاد دہانی کرائی۔ مگر اس کا جواب بھی انہوں نے کچھ نہ دیا۔

۲۶ اپریل جماعت احمدیہ اپنے مناظر مولوی دل محمد صاحب اور ملک محمد عبد اللہ صاحب کو لے کر ان کے جلسہ گاہ میں پہونچ گئی۔ جس پر انہوں نے مناظرہ سے قطعی انکار کر دیا اور کہا۔ ہمارے جلسہ میں کسی شخص کو بولنے کی اجازت نہیں اور نہ ہی کسی تقریر کے بعد سوال و جواب ہوگا۔ ... سمجھدار طبقہ نے احرار کے کھلے فرار کا اقرار کیا۔ (نامہ نگار)

ایک نقل بندی کے کام کی ضرورت

ایک دوست جو نقلبندی (گھیوڑوں اور بیلوں کی) کے کام سے بخوبی واقف ہیں۔ اپنے موجودہ جائے رہائش پر کام نہ چلنے کی وجہ سے چاہتے ہیں۔ کہ کسی دوسری جگہ جہاں انہیں کافی کام مل سکے۔ چلے جائیں۔ جس جگہ ایسے آدمی کی ضرورت ہو۔ وہاں کے دوست نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔ (ناظر امور عامہ۔ قادیان)

مجلس احرار کا چوک فرید امرتسر میں ناکام جلسہ

مجلس احرار امرتسر نے ۲۳ اپریل کی شام کو چوک فرید میں اپنا جلسہ کیا۔ جس کے متعلق "مجاہد" میں مبالغہ آمیز تعداد درج کی گئی ہے۔ دراصل حاضرین کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ اور صدر شیخ حسام الدین صاحب تھے۔ پہلی تقریر پیر فیض الحسن نے کی جو ۹ بجے سے ۱۲ بجے رات تک جاری رہی۔ تقریر کے لمبا ہو جانے کی وجہ یہ تھی۔ کہ پبلک میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد شور پڑ جاتا تھا۔ جس کو فرو کرنے کے واسطے صدر صاحب کو کافی سے زیادہ کوشش کرنی پڑتی تھی۔ اکثر لوگ فیض الحسن کی تقریر کے دوران میں اُٹھ کر چلے گئے۔ اور کہتے جاتے تھے۔ کہ ان کو سوائے ووٹ اور چندہ کے کچھ آتا ہی نہیں اس کے بعد ۱۲ بجے سے ۱½ بجے تک عطاء اللہ صاحب کی تقریر ہوئی۔ مجمع بہت تھوڑا باقی رہ گیا تھا۔ انہوں نے بھی یہی رونا رویا۔ کہ ہمیں ووٹ دو۔ ہم غریب ہیں۔ فضل حسین اور اتحاد پارٹی امیر ہے ان کو ووٹ مت دو۔ مگر باوجودیکہ بار بار انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ اقرار کرو۔ اقرار کرنے والوں کی آواز صرف چالیس پچاس آدمیوں کی سُنی گئی۔ (نامہ نگار)

حسن ابدال تحصیل اٹک میں کوآپریٹو سیکشنل میٹنگ

افسران بالا کی ہدایات کے مطابق اس دفعہ میرے سرکل کی سیکشنل میٹنگ ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول حسن ابدال کے وسیع ہال میں ۱۸ اپریل کو منعقد کی گئی۔ میٹنگ کے انعقاد کے لئے کافی عرصہ پہلے ہدایات جاری ہو چکی تھیں۔ جن کے ذریعہ علاقہ کے کوآپریٹران و زمینداران کو دعوت شمولیت دی گئی۔ میٹنگ کا وقت ۳ بجے مقرر تھا۔ مگر لوگ دوپہر سے ہی آنے شروع ہو گئے۔ اور تمام علاقہ کے کوآپریٹر بالخصوص اور زمینداران بالعموم جمع ہو گئے۔ خاکسار تین بجے تک ان کے ساتھ علاقہ کی اقتصادی حالت کو بہتر بنانے کی تجاویز پر گفتگو کرتا رہا۔ تین بجے کانفرنس کا باقاعدہ اجلاس شروع ہوا۔ بتحریک خان عبد العزیز خان رئیس اور بتائید مولا بخش صاحب حسن ابدال ملک غلام محمد صاحب زمیندار و رئیس اب ٹھٹھو صدر منتخب کئے گئے۔ سردار کلیان سنگھ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن حسن ابدال نے متعدی امراض سے بچنے اور ترقی نسل مویشیاں کے متعلق دلچسپ تقریر کی۔ آخر میں آپ نے ویٹرنری کے ان اوزار کی نمائش مع ترکیب استعمال کی جن کی زمینداروں کو ضرورت پڑتی رہتی ہے۔

ان کے بعد ڈاکٹر فتح چند صاحب اسسٹنٹ سرجن حسن ابدال نے موسمی بخار کے اسباب اور اس سے بچنے کے وسائل نہایت دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے۔ ازاں بعد کمترین نے علاقہ حسن ابدال میں تحریک امداد باہمی کی ترقی و رواج پر تبصرہ کیا۔ اور حاضرین کو فضول اخراجات سے بچنے کی تلقین کی۔ تمباکو نوشی کے نقائص پر خاص زور دیا۔ کیونکہ اس علاقہ میں خصوصیت سے یہ مرض بہت شدت کے ساتھ پھیلا ہوا ہے۔ اور اعداد و شمار سے بتایا گیا۔ کہ اگر صرف تمباکو نوشی بند کر دی جائے۔ تو اس کے مقابلہ میں بہت سے مفید کام بلا تکلیف صرف اس خرچ سے پورے ہو سکتے ہیں۔

اس کے بعد مولوی غلام حسین صاحب اول مدرس جہان آباد نے بچوں کی تعلیم کے متعلق اپنا وہ مضمون سُنایا جس پر گورنمنٹ پنجاب کی طرف سے انعام حاصل کر چکے ہیں۔ پھر شیخ عبد الحکیم صاحب ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر ہائی سکول نے سادہ پنجابی زبان میں تعلیم کے فوائد اور اسے حاصل کرنے کے طریق بیان کئے۔

آخر میں لفٹنٹ راجہ محمد نواز خاں صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز اٹک نے قرض سے بچنے کھاد کو گڑھوں میں رکھنے اور روشندانوں کے استعمال کے لئے مختصر مگر جامع اور قابل عمل تجاویز بتائیں۔ (خاکسار محمد فضل سپروائزر حسن ابدال)

چودھری حسین علی سابق علاقہ مجسٹریٹ بٹالہ اور شیخ صالح محمد سابق سب انسپکٹر بٹالہ کے خلاف گیارہ ہزار روپیہ ہرجانہ کا دعویٰ

(۲)

لاہور ۲۷ر اپریل۔ آج لالہ ملک چند بہادر سب جج درجہ اول کی عدالت میں خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ اور شیخ صالح محمد سب انسپکٹر کے خلاف رائے بہادر لالہ رام سرن داس کی طرف سے دائر کردہ ہرجانہ کے مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔

لالہ رتن چند چاولہ ایڈووکیٹ نے بیان کیا۔ کہ ۲۴ر جون ۱۹۳۴ء کو میں رائے بہادر لالہ رام سرن داس نے ساڑھے ایک بجے کے درمیان مجھے اپنی کوٹھی پر بلایا اور کہا۔ کہ مجھ پر ایک وارنٹ کی تعمیل ہوئی ہے۔ اور کہا کہ تم اس کی بابت دریافت کرو۔ چنانچہ میں ان سے نقل ضمانت نامہ لے کر بذریعہ کار بٹالہ گیا اور چوہدری حسین علی مجسٹریٹ کی عدالت میں جاکر انہیں بتلایا۔ کہ وارنٹ میں غلطی ہے۔ کیونکہ رائے صاحب بہادر بٹالہ میں کبھی نہیں آسکے۔ میں نے انہیں کہا کہ رائے بہادر کے خلاف کارروائی بند کی جائے۔ لیکن انہوں نے مجھے کہا کہ میں تاریخ پیشی کے روز آدمی گواہان استغاثہ کی شہادتیں قلمبند کرنے کے بعد عدالت نے ڈرائیور کو اسی روز بری کر دیا تھا۔ میں بٹالہ سے لاہور آیا اور رائے بہادر سے تمام قصہ کہہ سنایا۔ رائے بہادر رام سرن داس نے مجھے کہا کہ میں لالہ جگت رام پوری کو ملوں تاکہ وہ ہائیکورٹ میں درخواست دیں۔ مدعی نے لالہ جگت رام پوری کو ۳۰۰ روپے اس غرض کے لئے دیئے کہ وہ ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی دیں۔ اس معاملہ میں لالہ جگن ناتھ اگروال کی رائے لی گئی اور ان کی رائے کے مطابق میں بٹالہ گیا۔ اور خان صاحب چوہدری حسین علی مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک درخواست دی۔ اور اس میں رائے بہادر رام سرن داس کے بری کئے جانے کے متعلق عدالت سے استدعا کی۔ میں نے مجسٹریٹ صاحب سے حکم دینے کے لئے کہا۔ انہوں نے پوچھا کہ اس درخواست کی کیا ضرورت ہے۔ میں نے کہا کہ مدعی ٹھیک طور پر جانتا ہے۔ مجسٹریٹ صاحب نے مزید کہا تھا۔ کہ رائے بہادر صاحب کوئی گڑبڑ کرنا چاہتے ہیں اور میں نے سنا ہے کہ وہ کوئی دعویٰ کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے کوئی ہدایت نہیں ہے اور نہ ہی دعویٰ کے متعلق مجھے انفارمیشن ہے۔

مجسٹریٹ نے کہا آپ ۴ر جولائی کو آئیں۔ اور اس درخواست پر حکم دیا جائے گا۔ مزید عدالت نے ریمارکس کیا کہ آپ میرے سوالوں کا جواب بھی پوچھ کر آئیں۔ کہ رائے بہادر کا کیا ارادہ ہے۔ میں پھر ۴ر جولائی کو عدالت میں حاضر ہوا۔ اور مجسٹریٹ سے درخواست پر حکم پاس کرنے کے لئے کہا۔ اسی روز بھی مجسٹریٹ صاحب نے دریافت کیا کہ کیا رائے صاحب مجھ پر مقدمہ چلانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔ مجسٹریٹ نے مجھے کہا۔ کہ آپ گارنٹی دیں۔ کہ رائے بہادر مقدمہ دائر نہیں کریں گے۔ میں نے کہا۔ کہ میں رائے بہادر کی طرف سے گارنٹی نہیں دے سکتا۔ تب عدالت نے کہا۔ کہ ابھی تک مقدمہ کی اصل فائل نہیں آئی ہے۔ اور چونکہ میں پندرہ روز کی چھٹی پر جا رہا ہوں۔ اس لئے رائے بہادر کے خلاف مقدمہ کی تاریخ میں چھٹی سے واپسی پر آکر دوں گا۔ میں مقدمہ کی تاریخ لئے بغیر عدالت سے واپس آگیا۔ اس کے بعد میں گورداسپور چلا گیا تاکہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے مقدمہ تبدیل کرانے کی درخواست کروں۔ اسی روز میں نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور کی عدالت میں مقدمہ کے تبدیل کرانے کی درخواست دی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے مقدمہ چوہدری حسین علی مجسٹریٹ کی عدالت سے اپنی عدالت میں تبدیل کر لیا۔ اور ۲۰ر جولائی کو مقدمہ کی سرسری کارروائی کرنے کے بعد ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے رائے بہادر رام سرن داس کو بری کر دیا۔ میں اس موٹر کے مقدمہ کے سلسلے میں چھ بار بٹالہ اور گورداسپور گیا۔ اور تین سو روپیہ رائے بہادر نے مجھے فیس دی۔ اور سفر خرچ برداشت کیا۔ میں ایک دفعہ رائے بہادر کے پاس اس مقدمہ کے سلسلے میں شملہ گیا۔ اور وہاں ایک درخواست حکومت کو مجسٹریٹ پر مقدمہ چلانے کی اجازت طلب کرنے کے لئے دینے کے لئے مرتب کی۔ اس کے بعد گواہ پر جرح ہوئی۔ اور چند مزید گواہوں کی شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی ہوا۔

سروے آف انڈیا میں داخلہ

سروے آف انڈیا درجہ دوم میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان ۵ر اگست ۱۹۳۶ء سے کلکتہ و بنگلور۔ اور ڈیرہ دون میں ان قواعد و ہدایات کے مطابق شروع ہوگا۔ جو اشتہار نمبری ایف۔ ۲۱۔ ۱۹/۳۴ ایف مورخہ ۳ر مارچ ۱۹۳۶ء مصدرہ حکومت ہند محکمہ تعلیم صحت و اراضیات کے ہمراہ اشاعت پذیر ہوئیں۔

۲۔ اس امتحان کے نتائج کی بنا پر پانچ آسامیاں پُر کی جائیں گی جن میں سے تین کھلے مقابلہ کے ذریعہ پُر ہوں گی۔ اور باقی دو آسامیوں کو اس طرح پر محفوظ رکھا جائے گا۔ کہ کم از کم ایک اینگلو انڈین اور ایک مسلمان کا تقرر عمل میں آسکے۔

۳۔ جو امیدوار اس امتحان میں شامل ہونے کے خواہشمند ہیں۔ انہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ جس ضلع میں وہ اقامت پذیر ہیں۔ وہاں کے ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواستیں بھیجیں۔ ان کے موصول ہونے کی آخری تاریخ یکم مئی ۱۹۳۶ء ہے۔

۴۔ قواعد درخواست کی فارم اور امیدواروں کے طبی امتحان کے متعلق ضوابط کی نقول سروئیر جنرل آف انڈیا نمبر ۱۳ وڈ سٹریٹ کلکتہ سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (محکمہ اطلاعات پنجاب)

فیروزپور احرار کانفرنس اور شریف الطبع ہندو

فیروزپور احرار کانفرنس میں احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف جس گندی اور کمینہ فطرت کا ثبوت دیا۔ اس کا شہر کے معزز تعلیم یافتہ طبقہ پر یہ اثر ہوا۔ کہ وہ احرار کے خلاف نفرت کا اظہار کر رہے ہیں۔ جیسا کہ ذیل کی تحریر سے ظاہر ہے۔ جو ایک معزز غیر مسلم نے دیا ہے۔ لکھتے ہیں:-

۹ و ۱۰ر اپریل کی فیروزپور احرار کانفرنس میں گیا تو اس غرض سے تھا کہ وہاں جاکر کچھ نصیحت حاصل کروں۔ مگر جب میں نے احمدیوں کے بزرگوں کے خلاف انتہا درجہ کی گندہ دہنی دیکھی اور ہر ایک لیکچرار کی تان یہاں ٹوٹتی پائی۔ کہ جناب پیر اکبر علی صاحب کو اپنا نمائندہ نہ بنایا جائے اور ان کو ووٹ نہ دئے جائیں۔ تو میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا۔ راستے میں چند اور مسلمان ان احراریوں کے اخلاق کی نوحہ خوانی کرتے جا رہے تھے۔ میں نے ان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس کانفرنس کی غرض سوائے احمدیوں کے خلاف گالی گلوچ کے اور اپنے لئے ووٹ حاصل کرنے کے اور کچھ نہیں۔ اگر میں احمدیوں کو جانتا نہ ہوتا تو شک وشبہ کی کوئی گنجائش ہوتی۔ مگر میں احمدیوں کو اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ باقی مسلمانوں سے زیادہ اپنے دین کے پابند ہیں۔ جو صفات مسلمانوں کے اندر ہونی چاہئیں۔ وہ میں ان کے اندر دیکھتا ہوں۔ اسی طرح میں پیر اکبر علی صاحب کو ایک نیک دل مسلمانوں کا خیر خواہ پاتا ہوں۔ جو ڈسٹرکٹ بورڈ اور پنجاب کونسل میں جو وہ مسلمانوں کی نمائندگی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اس سے اگر میرے ہندو بھائیوں کو کوئی شکایت ہو تو ہو سکتی تھی۔ مگر مسلمان کہلانے والوں کو تو ضرور ان کا ممنون احسان ہونا چاہیئے تھا۔

لالہ سندر داس فیروزپور شہر

تلاش عزیز

میاں رحمت اللہ صاحب باغ والے جو بنگہ ضلع جالندھر کے ایک مخلص احمدی ہیں۔ ان کا پوتا محمد اسحٰق عمرہ ۱۴ سال عرصہ سے نامعلوم ہے۔ پہلے وہ جھنگ گیا تھا۔ کسی پریس میں بطور کاتب کام کرتا تھا۔ میاں صاحب کو اس کے عدم پتہ ہونے سے تشویش ہے۔ جھنگ اور دیگر مقامات کے دوست توجہ فرمائیں۔ اگر کوئی سراغ مل جائے۔ تو حسب ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ میاں رحمت اللہ صاحب معرفت ناظر صاحب امور عامہ قادیان۔

سٹار ہوزری کی جرابیں استعمال کرنیوالے انکے متعلق کیا کہتے ہیں؟

میں نے سٹار ہوزری ورکس کی تیار کردہ جرابوں کے نمونے منگوا کر گھر میں بھی استعمال کرائے۔ اور دوستوں کو بھی دیئے ہیں اپنے تجربہ کی بناء پر یہ رائے دیتا ہوں کہ اس کارخانہ کا تیار کیا ہوا مال جاپانی اور دیگر بازاری مال سے بدرجہا مضبوط خوشنما اور سستا ہے اب مجھے یہ معلوم کر کے اور بھی خوشی ہوئی ہے۔ کہ کمپنی نے قیمتوں میں اور بھی کمی کر دی ہے۔ میں نے مورخہ ۳/۴/۳۶ کو سٹار ہوزری ورکس کو دیکھا۔ سامان نہایت احتیاط دانشمندی اور دیانتداری سے تیار کیا جاتا ہے۔ (خاکسار حمید احمد کلرک برما رائفلز میمیو)

محافظ اٹھرا گولیاں

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو — اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو — دشمن کا بھی جہاں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ اس کو اٹھرا کہتے ہیں۔ اس بیماری کا مجرب نسخہ مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ شاہی طبیب کا ہم بناتے ہیں جو نہایت کار آمد اور بے بدل چیز ہے۔ ایک دفعہ منگا کر قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھیں۔

قیمت فی تولہ سوا روپیہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ لیا جائے گا۔

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان (پنجاب)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ مسماۃ پوتی دلد گیندا ذات خاکروب ساکن موضع کالہ گڑھ...

تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۶/۳۶ تاریخ بمقام ماہلپور برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۰/۴/۳۶
دستخط
(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ادتمہ ولد گوردیا ذات راجپوت ساکن موضع سیمبلی تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۶/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں مورخہ ۲۰/۴/۳۶ دستخط
(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ رلا ولد ڈھو... ولد روپا ذات خاکروب ساکن موضع کالہ گڑھ...

تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۶/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۸/۴/۳۶
دستخط
(مہر عدالت)

نوٹس زیر دفعہ ۱۲ مطابق قاعدہ نمبر ۱۰ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

بحکم رائے صاحب لالہ شو شنکر صاحب بہادر
چیئرمین مصالحتی بورڈ گڑھ شنکر

بذریعہ نوٹس ہذا مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بابو خاں ولد ہمیرے خاں ذات راجپوت ساکن موضع بھیکو وال تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیارپور نے درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور دی ہے۔ اور بورڈ نے ۵/۶/۳۶ تاریخ بمقام گڑھ شنکر برائے سماعت درخواست مذکور مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مقروض مذکور یا دیگر اشخاص واسطہ دار کو چاہیئے۔ کہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے روبرو اصالتاً حاضر ہوں۔ مورخہ ۱۹/۴/۳۶
دستخط
(مہر عدالت)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

قاہرہ ۲۸ اپریل۔ اعلیحضرت شاہ فواد والئے مصر آج انتقال کر گئے۔ تشویشناک حالت سے گزرنے کے بعد صبح کے ابتدائی حصہ میں آپ کی حالت سنبھل گئی۔ آپ نے وزیر اعظم اور محل کے دوسرے حکام کو بلایا اور وزیر اعظم کو ہدایت کی کہ وہ ہمدردی کے ان پیغامات کے جوابات روانہ کر دیں۔ جو دنیا کے مختلف حصوں سے موصول ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر شاہ فواد کی یہ حالت دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے۔ وفات کے وقت آپ کے ہوش و حواس قائم تھے۔

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ انڈو موبیل لمیٹڈ کمپنی ہندوستان میں موٹر کاریں اور ٹرک بنانے کا کام شروع کر دے گی۔ معلوم ہوا ہے کمپنی نے ڈم ڈم کے قریب یک صد کے قریب وسیع قطعات اراضی خرید لئے ہیں۔ جہاں کارخانہ تعمیر کیا جائے گا۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ بعض حلقوں میں یہ خیال ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر شہنشاہ حبشہ نے ملک کے بچاؤ کی کوئی صورت نہ دیکھی۔ تو وہ ہوائی جہاز میں سوار ہو کر ملک سے فرار ہو جائیں گے۔ اس خبر کی تردید کرتے ہوئے حکومت حبشہ کے سفیر متعینہ لنڈن کے سکرٹری نے بیان کیا ہے۔ کہ شہنشاہ اور ملکہ حبشہ شکست تسلیم کرنے کی نسبت موت کو ترجیح دیں گے

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ گزشتہ شب جیا گنج سٹیشن (ایسٹرن بنگال ریلوے) سے مسلح ڈاکوؤں نے ڈاک کے تھیلے لوٹ لئے۔ اور سٹیشن کے عملہ پر کو زد و کوب کیا۔

پشاور ۲۸ اپریل۔ شمالی وزیرستان سے جو لشکر بنوں پر یلغار کرنے کے لئے جمع ہو گیا تھا۔ منتشر ہو گیا ہے۔ قبائلی علاقہ اور سرکاری علاقہ میں اس وقت کامل سکون ہے۔

پٹنہ ۲۸ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ضلع سسرام میں دو ریلوے سٹیشنوں کے درمیان ریل گاڑی الٹ جانے سے چند مسافر مجروح ہو گئے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ اخبار مارننگ پوسٹ کا بیان ہے۔ کہ سر سیموئل ہور کو محکمہ بحری کی فرسٹ لارڈشپ کا عہدہ پیش کر دیا گیا ہے آپ نے اطالیہ اور حبشہ کے مجوزہ کے سلسلہ میں ہور لوال تجاویز کے استرداد کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء کو کابینہ سے

استعفیٰ دے دیا تھا۔

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ کل صبح پانچ بج کر ۳۲ منٹ پر یہاں زلزلہ کے خفیف جھٹکے محسوس کئے گئے۔

قاہرہ ۲۸ اپریل۔ آج شاہ فواد کی موت کی خبر سنتے ہی عمارات کے جھنڈے سرنگوں کر دئے گئے۔ اور تمام کاروبار بند کر دیا گیا۔ قاہرہ میں اس وقت عجیب اداسی برس رہی ہے ولی عہد شہزادہ فاروق کو بذریعہ برقیہ انگلستان سے طلب کر لیا گیا ہے۔

روما ۲۸ اپریل۔ ڈیسی سے اطالوی فوج کا آخری دستہ جو تین ہزار مسلح موٹر کاروں پر مشتمل ہے۔ عدیس آبابا کی طرف ۵۴ کلو میٹر کا فاصلہ طے کر کے ڈیسی اور عدیس آبابا کے عین وسط میں پہنچ چکا ہے۔

کلکتہ ۲۸ اپریل۔ آج شام کو دو مزدور ریلوے لائن صاف کر رہے تھے۔ کہ ایک بم پھٹ گیا۔ جس سے وہ دونوں مجروح ہو گئے۔ ایک کی ٹانگ جسم سے علیحدہ ہو گئی۔ پولیس سرگرمی سے مصروف تفتیش ہے۔

کیپ ٹاؤن ۲۸ اپریل۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ حبشہ کی مثال سے سبق حاصل کر کے حکومت جنوبی افریقہ نے ملکی حفاظت کا جو فوجی پروگرام اختیار کیا ہے اس کی رو سے پانچ سال کے اندر اندر جنوبی افریقہ کے پاس ایک ہزار ہوا باز اور مکمل بٹالین تیار ہو جائے گی۔ جو جدید ترین آلات حرب سے اور ایسی ایسی تباہ کن توپوں سے مسلح ہو گی۔ جنہیں اڑتالیس گھنٹوں کے اندر اندر پانچ سو میل تک لے جایا جا سکتا ہے۔

قاہرہ ۲۸ اپریل۔ چونکہ شہزادہ فاروق نابالغ ہیں۔ اس لئے شاہ فواد کی وصیت کے مطابق مصر میں کونسل آف ریجنسی کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ کونسل آف ریجنسی کے اراکان کی فہرست ۱۹۲۲ء سے سر بمہر لفافہ میں جسے اب کھولا جائے گا۔ محفوظ ہے۔

روما ۲۸ اپریل۔ تازہ ترین اطلاعات جو حبشہ سے موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حبشی فوج کی قوت بہت کم ہو گئی ہے۔

اگر اطالویوں نے عدیس آبابا پر حملہ کر دیا۔ تو مداخلت نہیں کی جا سکے گی۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ برطانوی امیر البحر نے بحری لیگ کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ "نہایت اچھا ہو گا اگر سائینور موسولینی کو ڈنکے کی چوٹ سے سنا دیا جائے۔ کہ اگر اس نے بحیرہ روم میں برطانوی بحری طاقت کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا تو برطانیہ کی پشت پر نہ صرف اس کی بحری قوت ہو گی۔ بلکہ تمام قلمرو برطانیہ کی بری بحری اور فضائی طاقتیں ہوں گی۔ برطانوی قوت سے کئی بار پہلے بھی کئی بار کھیلا جا چکا ہے۔ اطالیہ کو کان کھول کر سن لینا چاہیئے کہ کہ اگر بحیرہ روم میں برطانیہ کی بحری قوت کو چھیڑا گیا۔ تو وہ اس چھیڑ نے والے کو وہی مزا چکھا دے گا۔ جو اس سے پہلے ایسا کرنے والوں کو چکھایا گیا ہے۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ کل دار العوام میں برطانیہ کا بجٹ منظوری کے لئے پیش کیا گیا بجٹ میں وہ قرارداد بھی تھی۔ کہ آمدنی بڑھانے کے لئے غیر ملکی چائے اور قلمرو برطانیہ کے ممالک سے انگلستان آنے والی چائے پر نئے محاصل عاید کئے جائیں۔ ایک رکن کی اس ترمیم کے بعد کہ قلمرو برطانیہ کی چائے پر محصول میں ایک پنس کی تخفیف کر دی جائے بجٹ ۲۴۲ اور ۱۰۹ ووٹوں کے تناسب سے منظور ہو گیا

ناگپور ۲۸ اپریل۔ یہاں مسلمانوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پنڈت جواہر لال نہرو نے تقریر کرتے ہوئے ہندوستان میں سیاسی بے چینی کے اسباب پر روشنی ڈالی۔ آپ نے پونا کے فسادات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے ہندوؤں اور مسلمانوں کے رہنماؤں سے اپیل کی کہ وہ قیام امن کے لئے ہر ممکن کوشش کریں

دمشق ۲۸ اپریل۔ دمشق میں بڑے زور سے افواہ گرم ہے۔ کہ حکومت فرانس نے عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر کو شام کی بادشاہی کی دعوت دی ہے۔ تاکہ اس ذریعہ سے حکومت فرانس کی حکمرانی کے خلاف اہل شام کا جذبہ نفرت دور ہو جائے۔

شملہ ۲۸ اپریل۔ محکمہ ریل کے نئے مالی سال کی ابتدا نہایت خوش کن معلوم ہوتی ہے ۱۰ اپریل ۱۹۳۶ء تک جملہ آمدنی کی تعداد ۲ کروڑ ۹۶ لاکھ روپیہ ہے۔ جو گذشتہ سال کی اسی مدت کی کل آمدنی چھ لاکھ روپیہ زیادہ ہے۔

قاہرہ ۲۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مصر اور حکومت برطانیہ کے مابین معاہدہ کے متعلق جو گفت و شنید ہو رہی ہے اس سے زعمائے مصر مطمئن نہیں ہوئے۔ اور وہ اس گفت و شنید کو ختم کر دینے کے معاملہ پر غور کر رہے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ موجودہ گفت و شنید کی بجائے ایک وفد براہ راست انگلستان بھیجا جائے۔ جو برطانوی نمائندوں کے سامنے غیر مبہم الفاظ میں اپنا عندیہ ظاہر کرے

کابل (بذریعہ ڈاک) اس وقت افغانستان کے تقریباً تمام حصے ٹیلیفون کے ذریعہ ایک دوسرے سے ملحق ہو گئے ہیں۔

کنانور ۲۸ اپریل۔ ضلع رامنند (جنوبی ہند) کے ہریجن کثیر تعداد میں حلقہ بگوش اسلام ہو رہے ہیں۔ لکھنؤ میں پنڈت مالویہ کو جب اس امر کی خبر دی گئی۔ تو انہوں نے سخت افسوس کا اظہار کیا۔

عدیس آبابا ۲۸ اپریل۔ شہنشاہ حبشہ کی شہزادی نے دنیا بھر کی عورتوں کے نام اپیل کی ہے۔ کہ جب تک ان کی حکومتیں اطالیہ کو حبشہ کے خلاف جارحانہ اقدام اور زہریلی گیس کے استعمال سے باز رکھنے کے لئے مؤثر تدابیر اختیار نہ کریں انہیں چین نہ لینے دیں۔ اپیل کے آخر میں شہزادی نے لکھا ہے۔ کہ قبل اس کے کہ موقعہ ہاتھ سے جاتا رہے خدا کے لئے متحد ہو کر کوئی ایسا اقدام کرو۔ جس سے ہمیں مدد پہنچے۔

سرگودھا ۲۸ اپریل۔ ضلع سرگودھا میں طاعون پھیل رہی ہے۔ اس وقت تک ۸۲ کیس اور ۵۰ اموات طاعون کی وجہ سے ہو چکی ہیں

شملہ ۲۸ اپریل۔ خان بہادر شیخ دین محمد کو ۲ مئی سے ۲۳ جولائی ۱۹۳۶ء تک لاہور ہائی کورٹ کا ایڈیشنل جج مقرر کیا گیا ہے

رنگون ۲۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ برما کے نئے گورنر ۱۸ مئی کو نیا موہ میں حلف وفاداری لیں گے۔ چیف جسٹس برما حلف لینے کی رسم ادا کریں گے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی